**Scholar Insight Journal** | **HEC PAKISTAN Y Category**
https://scholarinsightjournal.com/
ONLINE - ISSN- 3006-9785
Volume.2, Issue.2 (Dec-2024)
PRINT - ISSN- 3007-245X

# Offspring of Prophet Muhammad (PBUH) A Research Review

## اولادرسول اکرم ﷺ ایک تحقیقی جائزہ

Syed Iftikhar Hussain Shah
M.Phil Scholar, MY University Islamabad, Pakistan.Email: iftikharkazmi01@gmail.com
Hafiz Shahzad Ahmad
Lecturer, MY University, Islamabad Email: hshahzadsiddiqui975@gmail.com

**Abstract**
The number and identification of the children of Prophet Muhammad (PBUH) have been widely debated among historians and Hadith scholars. It is universally agreed that the Prophet (PBUH) had four daughters, but there is disagreement regarding the number of his sons. This disparity stems from the fact that all of his male children died in infancy or early childhood. According to the majority of scholars, the Prophet (PBUH) had three sons Al-Qasim, Abdullah, and Ibrahim. Some sources mention additional sons named At-Tayyib and At-Tahir, while others claim that At-Tayyib and At-Tahir were either the same person or that Abdullah was also known by these names. Thus, while varying accounts exist, the most widely accepted view is that the Prophet (PBUH) had three sons. It is also significant that all of the Prophet's children, except for Ibrahim, were born to his first wife, Hazrat Khadijah (RA). This paper delves into these differing opinions, examining the historical and textual reasons behind the discrepancies. By analyzing primary sources and scholarly interpretations, it aims to provide a comprehensive understanding of the Prophet's offspring and clarify the confusion surrounding the number and identity of his sons. The research highlights the importance of contextualizing Islamic historical sources and underscores the role of early Islamic scholars in shaping the narrative of the Prophet's family. Understanding these differences also provides insights into the cultural and theological views prevalent during the early years of Islam.

**Keywords** Prophet Muhammad, sons, daughters, Hazrat Khadijah, Al-Qasim, Abdullah, Ibrahim, Tayyib, Tahir, Islamic history, scholarly interpretations, Hadith.

## تعارف

حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد کا موضوع **"اولادرسول اکرم ﷺ ایک تحقیقی جائزہ"** اسلامی تاریخ میں اہمیت رکھتا ہے، کیونکہ اس سے نہ صرف آپ کی ذاتی زندگی کے اہم ترین پہلو کا خاطر خواہ احاطہ ہوتا ہے بلکہ اس سے آپ کی نسل اور خاندان کی وراثت کا بھی پتا چلتا ہے۔ مؤرخین اور محدثین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ آپ کی چار بیٹیاں تھیں، لیکن بیٹوں کی تعداد پر اختلاف پایا جاتا ہے۔ اس اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ تمام بیٹے بچپن ہی میں انتقال کر گئے تھے، جس کے سبب مختلف تحقیقات اور

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X

آراء نے اس معاملے پر تنقید کی۔ اکثر کی تحقیق کے مطابق آپ کے تین بیٹے تھے حضرت قاسم، حضرت عبداللہ، اور حضرت ابراہیم، لیکن بعض روایات میں حضرت طیب اور حضرت طاہر کے اضافے کا ذکر بھی ملتا ہے۔ان اختلافات کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ تحقیق اہمیت رکھتی ہے کیونکہ یہ ہمیں نہ صرف آپ کی اولاد کی تعداد کے بارے میں معلومات فراہم کرتی ہے بلکہ اسلامی تاریخ اور روایت کے اس حصے میں علمی اختلافات اور اجماع کو بھی اجاگر کرتی ہے۔ یہ تحقیق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان کی تفصیلات کو سمجھنے میں مددگار ثابت ہوگی اور اس کے ذریعے تاریخ میں اولادِ رسول کے بارے میں پائے جانے والے مختلف زاویوں کو مزید وضاحت ملے گی۔

## اولادِ رسول کی تعداد اور تعارف

مؤرخین اور محدثین کا اس پر اتفاق ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چار بیٹیاں تھی۔ بیٹوں کی تعداد میں البتہ اختلاف ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ یہ سب بچپن ہی میں انتقال فرما گئے تھے۔ اکثر کی تحقیق یہ ہے کہ تین بیٹے تھے حضرت قاسم حضرت عبداللہ حضرت ابراہیم بعضوں نے کہا چوتھے صاحبزادے حضرت طیب اور پانچویں حضرت طاہر تھے۔ بعض کہتے ہیں طیب اور طاہر ایک ہی صاحبزادے کے نام ہیں بعض کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ہی کا نام طیب اور طاہر تھا اس طرح تین ہوئے لیکن اکثر کی تحقیق تین بیٹوں کی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری اولاد حضرت ابراہیمؑ کے سوا حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پیدا ہوئی۔

## حضرت قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں پہلے حضرت قاسم پیدا ہوئے اور بعثتِ نبوت سے پہلے ہی انتقال فرما گئے۔ دو سال کی عمر پائی انہیں کے نام سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت ابوالقاسم مشہور ہوئی۔ مکہ میں ولادت ہوئی اور وہیں انتقال ہوا۔[i]

## حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صاحبزادہ کا نام حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے اور حضرت قاسم کی طرح ان کی والدہ کا نام بھی حضرت سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے۔ حضرت عبداللہ اعلان نبوت کے بعد پیدا ہوئے اور ایک سال چھ ماہ آٹھ دن زندہ رہے اور طائف میں وفات پائی۔

## حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ماریہ قبطیہؓ آٹھ ہجری میں امید سے ہوئیں تو رسول کریم نے ان کا بہت خیال رکھا اور اکثر ان کے پاس تشریف

لے جاتے اور خوب مسرت کا اظہار فرماتے۔ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ آٹھ ہجری ذوالحجہ کے مہینے میں پیدا ہوئے۔ حضرت ابو رافع نے حاضر ہو کر ولادت کی خوشخبری دی اس بشارت پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو رافع کو خوش ہو کر ایک غلام عنایت فرمایا۔ ساتویں روز اس شہزادہ رسول کا عقیقہ کیا۔ دو مینڈھے ذبح کرائے سر منڈایا بالوں کے برابر چاندی صدقہ کی۔ بال زمین میں دفن کئے۔اس خوبصورت بیٹے کا نام رسول مکرم نے اپنے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نام پر ابراہیم رکھا۔ تقریباً سولہ ماہ زندہ رہ کر 10 ہجری میں انتقال فرمایا۔[ii]

## حضرت سیدہ زینب رضی اللہ تعالی عنھا

### نام ونسب

حضرت زینب رضی اللہ تعالی عنہا سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے بڑی بیٹی ہیں۔ بعثت نبوت سے دس سال پہلے پیدا مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر اس وقت تیس برس تھی۔ان کی والدہ کا نام حضرت سیدہ خدیجتہ الکبری رضی اللہ تعالی عنہا ہے۔ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی بیوی ہیں۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان نبوت فرمایا تو جس طرح سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے پہلے ہی اعلان پر اسلام قبول فرمالیا۔ اسی طرح آپ کی اولاد بھی مشرف بااسلام ہوئی۔ اس وقت سیدہ زینب کی عمر دس سال تھی۔[iii]

### نکاح

حضرت زینب کا نکاح حضرت ابوالعاص بن ربیع بن عبد العزی بن عبد شمس بن عبد مناف سے ہوا۔ حضرت ابوالعاص کا نسب چہارم پشت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے مل جاتا ہے۔ حضرت ابوالعاص مکہ کے صاحب ثروت شریف اور امانت دار انسان تھے۔ حضرت ابوالعاص حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے خواہر زادہ ہیں۔ ان کی والدہ کا نام ہالہ بنت خویلد بن یاسد ہے جو حضرت خدیجہ کی حقیقی بہن ہیں اور حضرت خدیجہ حضرت ابوالعاص کی خالہ ہیں۔ ابوالعاص حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے خالہ زاد بھائی ہیں۔ حضرت فاطمہ اور حضرت زینب حقیقی بہنیں ہیں اس بنا پر حضرت علی اور حضرت ابوالعاص آپس میں ہم زلف ٹھہرے۔ مشرکین مکہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مزید تکلیف پہنچانے کے لیے حضرت ابوالعاص کو اس بات اکسایا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی حضرت زینب کو طلاق دے دو اور قبیلہ قریش میں سے تم جس عورت سے نکاح کرنا چاہو ہم وہ عورت پیش کر سکتے ہیں۔ جواب میں حضرت ابوالعاص نے فرمایا

"لاواللہ اذن لاافارق صاحبتی"

ترجمہ: اللہ کی قسم میں اپنی بیوی سے ہر گز جدا نہیں ہو سکتا۔[iv]

شعب ابی طالب میں محصوری کے ایام میں بھی ابوالعاص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے محصورین کے لیے خوراک کی فراہمی کا بندوبست کرتے رہے۔[v]

اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ ابوالعاص نے ہماری دامادی کی بہترین رعایت کی اور اس کا حق ادا کر دیا۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب حضرت ابوالعاص نے ابھی اسلام قبول نہیں کیا تھا۔

نبوت کے تیرھویں سال جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے ہجرت فرمائی۔اس وقت حضرت زینب رضی اللہ عنہا مکہ میں اپنے سسرال کے ہاں تھیں۔ہجرت کے بعد اسلام کا ایک دوسرا دور شروع ہوتا ہے مدنی زندگی میں اسلام اور کفر کے درمیان بڑی بڑی جنگیں لڑی گئی ان میں ایک مشہور جنگ غزوہ بدر کے نام سے معروف ہے اور اس جنگ بدر میں حضرت ابوالعاص رضی اللہ تعالی عنہ کفار کی طرف سے جنگ میں شریک ہو کر آئے۔

جنگ بدر میں جب اہل اسلام کو فتح ہو گئی تو جنگی قاعدہ کے مطابق شکست خوردہ کفار کو اہل اسلام نے قید کر لیا اور ان قیدیوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالی عنہ اور آپ کے داماد حضرت ابوالعاص بھی شامل تھے ۔مسلمانوں کی طرف سے یہ فیصلہ ہوا۔جو قیدی لائے گئے ہیں ان سے فدیہ لے کر انہیں چھوڑ دیا جائے۔اہل مکہ نے اپنے قیدیوں کو چھوڑانے کے لیے فدیے اور معاوضے بھیجنے شروع کیے۔اس ضمن میں حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے اپنے خاوند حضرت ابوالعاص کی رہای کے لیے اپنا وہ ہار جو ان کو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے دیا تھا بھیجا مدینہ شریف میں یہ فدیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش کیے گے۔اور حضرت ابوالعاص کا فدیہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی طرف سے ہار کی شکل میں پیش ہوا۔اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نظر فرمائی تو اپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بلا اختیار رقت کی کیفیت طاری ہو گئی۔اور اس کو دیکھ کر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی یاد تازہ ہو گئی۔نبی کریم صلی اللہؐ علیہ وسلم کی اس کیفیت کے اثر میں تمام صحابہ متاثر ہوے۔

اس وقت اپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا اگر تم ابوالعاص کو رہا کر دو اور زینب کا ہار واپس کر دو تو تم ایسا کر سکتے ہو۔اس وقت صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپ کا ارشاد درست ہے ہم ابوالعاص کو بلا فدیہ رہا کرتے ہیں۔اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا ہار واپس کرتے ہیں۔اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوالعاص سے وعدہ لیا۔کہ جب مکہ واپس پہنچیں تو حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو ہمارے ہاں مدینہ بھیج دینا۔چناچہ حضرت ابوالعاص نے وعدہ کر لیا۔تو انہیں بلا معاوضہ رہا کر دیا گیا۔[vi]

حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ رہا ہو کر مکہ آئے اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو تمام احوال ذکر کیے اور مدینہ جانے کی اجازت دے دی۔اور جو وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمایا تھا وہ ایام بھی آگئے تو حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ نے اپنے چھوٹے بھائی کنانہ کے ساتھ روانہ کیا۔کنانہ نے اپنی قوس اور ترکش کو بھی ساتھ لیا۔

حضرت زینب رضی اللہ عنہا سواری کے اوپر کجاوہ میں تشریف فرما تھی۔اور کنانہ آگے آگے ساتھ چل رہا تھا۔اس دوران اہل مکہ کو اطلاع ہوگئی جب وادی ذی طوی کے پاس پہنچے تو مکہ والے پیچھے سے پہنچ گے ہبار بن اسود نے ظلم کرتے ہوے نیزہ مار کر سیدہ کو اونٹ سے گرادیا جس سے اپ زخمی ہوگئی اور حمل ساقط ہو گیا۔کنانہ نے اپنا ترکش کھول کر تیر اندازی شروع کردی اور کہا جو بھی قریب آئے گا اس کو تیروں سے پرو دیا جائے گا۔کفار نے کہا کہ اپنے دشمن کی بیٹی کو علانیہ جانے دیا تو لوگ ہمیں کمزور سمجھیں گے۔اس لیے انہیں چند یوم بعد رات کی تاریکی میں لے جانا۔کنانہ نے رائے تسلیم کرلی اور چند دنوں کے بعد رات کے وقت مکہ سے باہر مدینہ سے آئے ہوئے صحابہ حضرت زید بن حارثہ کے پاس پہنچایا پس وہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو لیکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوگے۔[vii]

## ابوالعاص رضی اللہ عنہ کا قبول اسلام

مکہ مکرمہ سے قریش کا ایک قافلہ جمادی الاول ۶ ہجری میں شام کے لیے عازم سفر ہوا اور ابوالعاص بھی اس قافلہ میں شریک تھے۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ے حضرت زید بن حارثہ کو ۱۷۰ سواروں کے ہمراہ قافلہ کے تعاقب کے لیے روانہ کیا۔اور مقام عیص میں قافلہ ملا کچھ لوگ گرفتار ہوے اور باقی بھاگنے میں کامیاب ہوگے۔حضرت ابوالعاص حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لاے تو حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے ان کو پناہ دے دی۔اس کے بعد حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی سفارش پر تمام مال واسباب ان کے حوالے کر دیا۔حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ نے مکہ جا کر جس جس کا مال تھا اس کے حوالہ کیا اور پوچھا کسی کا مال تو میرے ذمہ باقی نہیں۔تو تمام لوگوں نے کہا۔فجزاک اللہ خیر افقد وجدناک وفیا کریما۔اللہ تمھیں جزائے خیر دے ہم نے تمھیں بڑا شریف اور وفادار پایا ہے،اس کے بعد قریش مکہ کے سامنے اسلام کا اعلان کیا اور مکہ سے مدینہ منورہ تشریف لے آئے۔تو حضور ﷺ نے حضرت زینب کو ان کے حوالے کردیا۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس لخت جگر نے اسلام کے لیے ہجرت کی اور تمام مصائب وآلام دین کے لیے برداشت کئے۔اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لخت جگر جب دربار رسالت میں آئیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

"ھی خیر بناتی ا صیبت فی ھی افضل بناتی اصیبت فی" ۔

ترجمہ: میری بیٹیوں میں زینب بہترین بیٹی ہے جس کو میری وجہ سے ستایا گیا۔یہ افضل بیٹی ہے جس کو میری

وجہ سے روکا گیا۔ viii

## حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی اولاد

حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی تمام اولاد حضرت ابوالعاص بن الربیع سے ہوئی۔ان میں ایک صاحبزادہ جس کا نام علی تھا۔اور ایک صاحبزادی جس کا نام امامہ بنت ابوالعاص تھا اور ایک صاحبزادہ صغر سنی میں ہی فوت ہو گیا۔

حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے بیٹے حضرت علی رضی اللہ عنہ بن حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگرانی میں پرورش پاتے رہے۔اور جب مکہ فتح ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنی سواری کے پیچھے بٹھایا تھا۔اور یرموک کے معرکہ میں شہید ہوے۔اور بعض کے نزدیک یہ قریب البلوغ ہو کر فوت ہوئے۔ ix

حضرت علی رضی اللہ عنہ بن حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ اور حضرت امامہ رضی اللہ عنہا بنت حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بڑی محبت فرمایا کرتے۔ایک دفعہ نبی کریم نماز کے لیے تشریف لائے کہ حضرت امامہ رضی اللہ عنہا حضور کے دوش پر سوار ہیں۔آپ نے ایسی حالت میں نماز ادا فرمائی۔جب رکوع جاتے تو اتار دیتے جب کھڑے ہوتے تو اٹھا لیتے۔ x

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم کی خدمت میں بیش قیمت ہار بطور ہدیہ ایا۔اس وقت حضور اقدس کے پاس تمام ازواج مطہرات رضی اللہ عنھن تشریف فرما تھیں اور یہی حضرت امامہ صحن میں کھیل رہی تھیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات سے پوچھا یہ ہار کیسا ہے۔سب نے کہا کہ ایسا خوبصورت ہار تو ہم نے کبھی دیکھا ہی نہیں۔تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"لادفعتها الی احب اهلی الی"۔ xi

ترجمہ: یہ ہار میں اس کو دوں گا جو میرے اہل بیت میں سے مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ قیمتی ہار خود اپنے دست مبارک سے حضرت امامہ رضی اللہ عنہا کے گلے میں پہنا دیا۔

## سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا انتقال پر ملال

حضرت زینب رضی اللہ عنہا مکہ سے مدینہ تشریف لاتے ہوئیں تو دوران ہجرت ہبار بن اسود کے نیزہ سے زخمی ہوئی تھیں۔کچھ عرصہ کے بعد آپ رضی اللہ عنہا کا وہی زخم دوبارہ تازہ ہو گیا جو ان کی وفات کا سبب بنا۔اسی وجہ سے بڑے بڑے اکابرین، صاحب قلم حضرات نے ان کے بارے میں لکھا ہے کہ " فکانوا یرونها ماتت شهیده" حافظ ابن کثیر نے لکھا کہ ان کو

شہیدہ کے نام سے تعبیر کیا جانا چاہیئے۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی وفات پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غمزدہ ہوئے اور تمام بہنیں اس حادثہ فاجعہ سے اور تمام عورتیں شدت جذبات سے رودیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سیدہ کی وفات کا سن کر حاضر ہوئے عورتوں کو روتا دیکھ کر آپ نے منع فرمایا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا" اے عمر سختی سے ٹھر جائیں۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا شیطانی آوازیں نکالنے سے پرہیز کریں۔ پھر فرمایا جو آنسو آنکھوں سے بہتے ہیں اور دل غمگیں ہوتا ہے تو یہ خدا کی طرف سے ہوتا ہے اور اس کی رحمت سے ہے۔ [xii]

### سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا اعزاز

سیدہ کے غسل کا اہتمام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نگرانی میں ہوا۔ حضرت ام ایمن، حضرت سودہ، حضرت ام سلمہ، حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنھن نے غسل دیا۔ حضرت ام عطیہ فرماتیں ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے انتقال کے بعد تشریف لائے اور فرمایا کہ زینب کے نہلانے کا انتظام کرو پانی میں بیری کے پتے ڈال کر ابالا جائے اور اس پانی کے ساتھ غسل دیا جائے۔ اور غسل کے بعد کافور کی خوشبو لگائی جائے جب فارغ ہو جائیں تو مجھے اطلاع کرنا پس ہم نے اطلاع کر دی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا تہبند اتار کر جسم اطہر سے عنایت فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ میرے اس تہبند کو کفن کے ساتھ رکھ دو۔ [xiii]

جب سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا جنازہ تیار ہو گیا تو بڑے اعزاز و اکرام کے ساتھ پردہ داری سے میت کو تدفین کے لئیے لے جایا گیا۔ خالق ارض و سمٰوات نے حضرت زینب کو یہ اعزاز بھی دیا کہ ان کا جنازہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھایا اور روایات میں آتا ہے"

"وصلی علیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" [xiv]

ترجمہ: ان کا جنازہ رسول اللہ ﷺ نے پڑھایا۔

### حضور صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی قبر میں خود اترنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کا انتقال ہوا تو صحابہ کرام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں سیدہ کو دفنانے کے لئے حاضر ہوئے۔ ہم قبر پر پہنچے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت مغموم تھے۔ ہم میں سے کسی کو بات کرنے کی ہمت نہ ہوئی۔ قبر کی لحد بنانے میں ابھی کچھ دیر باقی تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے پاس تشریف فرما ہوئے اور ہم لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آس پاس بیٹھ گئے۔ اسی اثناء میں آپ کو اطلاع کی گئی کہ قبر تیار ہو گئی

ہے۔اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود قبر کے اندر تشریف لے گئے اور تھوڑی دیر کے بعد باہر تشریف لائے تو آپ کا چہرہ انور کھلا ہوا تھا اور غم کے آثار کچھ کم تھے۔اب عشاق عرض کرتے ہیں یارسول اللہ اس سے پہلے آپ کی طبیعت بہت مغموم نظر آرہی تھی اب آپ کی طبیعت میں بشاشت ہے اس کی کیا وجہ ہے؟

آپ نے فرمایا۔قبر کی تنگی اور خوفناکی میرے سامنے تھی اور سیدہ زینب کی کمزوری اور ضعف بھی میرے سامنے تھا اس بات نے مجھے رنجیدہ خاطر کیا پس میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ زینب کے لئے اس حالت کو آسان فرمادیا جائے تو اللہ تعالیٰ نے منظور فرمالیا اور زینب کے لئے آسانی فرمادی ۔ [xv]

میں نے بڑے اختصار کے ساتھ سیدہ زینب بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات پیدائش تا وفات لکھ دیئے ہیں تاکہ معلوم ہو جائے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی بڑی لخت جگر کے ساتھ کیسا مشفقانہ معاملہ تھا کہ زندگی میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت حاصل رہی اور وفات کے بعد تمام معاملات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نگرانی میں ہوئے۔

### حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری صاحبزادی ہیں۔اور یہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے چھوٹی ہیں۔حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ کا نام حضرت سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت خویلد بن اسد ہے۔یہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے تین برس بعد پیدا ہوئیں۔اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک تقریباً تینتیس برس تھی۔

حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آغوش میں پرورش پائی۔جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان نبوت فرمایا تو اس وقت حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر سات سال تھی۔جب حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسلام قبول کیا۔تو ان کے ساتھ آپکی صاحبزادیوں نے بھی اسلام قبول کیا۔ [xvi]

### قبل از اسلام سیدہ کا نکاح

نبی کریم نے اپنی بیٹی حضرت رقیہ کا نکاح اپنے چچا ابولہب کے بیٹے عتبہ سے کیا تھا ابھی رخصتی ہونا باقی تھی۔جب نبی کریم خاتم النبین کے عظیم منصب پر فائز ہوئے پیغمبر اسلام کے راستہ میں رکاوٹ ڈالنے اور پیغام حق کے مقابلہ میں کفر اور شرک کی اشاعت کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے وحی کا نزول کر کے ابولہب اور اس کی بیوی کی مذمت فرمائی تو ابولہب نے اپنے بیٹوں کو بلا کر کہا اگر تم محمد کی بیٹیوں کو طلاق دے کر ان سے علیحدگی اختیار نہیں کی تو تمہارا میرے ساتھ اٹھنا بیٹھنا حرام ہے۔دونوں بیٹوں

نے حکم کی تعمیل کی اور دختران رسول سیدہ رقیہ اور سیدہ ام کلثوم کو طلاق دے دی۔ [xvii]

**سیدہ رقیہ کا سیدنا عثمان رضی اللہ عنہما سے نکاح**

جب ابو لہب کے لڑکوں نے حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا اور ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دی تو اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کا نکاح مکہ مکرمہ میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ساتھ کر دیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی بھیجی ہے کہ میں اپنی بیٹی رقیہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے کر دوں۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نکاح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کر دیا اور ساتھ ہی رخصتی کر دی۔ [xviii]

**سیدہ رقیہ اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہما کی ہجرت حبشہ**

جب کفار کے مظالم حد برداشت سے بڑھ گئے تو نبوت کے پانچویں سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حبشہ کی طرف ہجرت کی اور ان کے ساتھ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ راہ خدا میں ہجرت کرنے والوں کا یہ پہلا قافلہ تھا اس موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جوڑا خوبصورت ہے۔ [xix]

ایک عورت حبشہ سے مکہ پہنچی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ہجرت کرنے والوں کے حال احوال دریافت فرمائے تو اس نے بتایا کہ اے محمد میں نے آپ کے داماد اور آپ کی بیٹی کو دیکھا ہے آپ نے فرمایا کیسی حالت میں دیکھا تھا؟ اس نے عرض کیا۔ عثمان اپنی بیوی کو سواری پر سوار کیے ہوئے جا رہے تھے اور خود سواری کو پیچھے سے چلا رہے تھے۔ اس وقت حضور اقدس نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان دونوں کا مصاحب اور ساتھی ہو حضرت عثمان ان لوگوں میں سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے لوط علیہ السلام کے بعد اپنے اہل و عیال کے ساتھ ہجرت کی۔ [xx]

**مدینہ کی طرف ہجرت**

جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کی طرف ہجرت فرمانے والے ہیں تو حضرت عثمان چند صحابہ کرام کے ساتھ مکہ آئے اسی دوران نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے جا چکے تھے۔ ہجرت حبشہ کے بعد حضرت عثمان ہجرت مدینہ کے لئے تیار ہو گئے اور اپنی بیوی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا سمیت مدینہ کی طرف دوسری ہجرت فرمائی۔ [xxi]

**سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی اولاد**

حبشہ کے زمانہ قیام میں ان کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام عبداللہ رکھا گیا جس کی وجہ سے حضرت عثمان کی کنیت ابو عبداللہ مشہور ہوئی۔ عبداللہ کا ٦ سال کی عمر میں مدینہ منورہ میں انتقال ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ خود پڑھی حضرت عثمان نے قبر میں اتارا۔ xxii

## سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی بیماری

٢ ہجری غزوہ بدر کا سال تھا حضرت رقیہ کو خسرہ کے دانے نکلے اور سخت تکلیف ہوئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی تیاری میں مصروف تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام غزوہ میں شرکت کے لئے روانہ ہونے لگے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی تیار ہو گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو خطاب کر کے فرمایا رقیہ بیمار ہے آپ ان کی تیمارداری کے لئے مدینہ میں ہی مقیم رہیں آپ کے لئے بدر میں شرکت کرنے والوں کے برابر اجر ہے اور غزائم میں بھی ان کے برابر حصہ ہے۔ xxiii

## سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی وفات

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ بدر میں شریک تھے۔ حضور کی عدم موجودگی میں سیدہ رقیہ کا انتقال پر ملال ہوا پھر ان کے کفن دفن کی تیاری کی گئی یہ تمام امور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے سرانجام دیئے۔ غزوہ بدر کی فتح کی بشارت لے کر جب زید بن حارثہ مدینہ شریف پہنچے تو اس وقت حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کو دفن کرنے کے بعد دفن کرنے والے حضرات اپنے ہاتھوں سے مٹی جھاڑ رہے تھے۔ xxiv

چند ایام کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ پہنچے تو جنت البقیع میں قبر رقیہ پر تشریف لے گئے اور حضرت رقیہ کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی۔ ایک روایت میں ہے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر حضرت رقیہ کی تعزیت پیش کی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الحمد للہ! اللہ تعالیٰ کا شکر شریف بیٹیوں کا دفن ہونا بھی عزت کی بات ہے۔

## حضرت سیدہ ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت سیدہ ام کلثومؓ حضور اقدس تیسری بیٹی ہیں یہ حضرت رقیہؓ سے چھوٹی ہیں۔ یہ بھی حضرت خدیجہؓ کے بطن سے پیدا ہوئیں۔

حضور اقدس اور حضرت خدیجہؓ کی نگرانی میں ہوش سنبھالا۔ اور آغوش رسالت میں پرورش پائی۔ جب حضور نے اعلان نبوت فرمایا تو یہ تمام بہنیں اپنی والدہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہمراہ اسلام لائیں۔ xxv

**نکاح اوّل اور طلاق**

اعلان نبوت سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح اپنے چچا ابو لہب کے بیٹے عتیبہ کے ساتھ کر دیا تھا۔ لیکن جب اسلام کا دور آیا۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان نبوت فرمایا۔ اور قرآن مجید کا نزول شروع ہوا۔ اور قرآن کریم میں سورہ لہب نازل ہوئی جس میں ابو لہب اور اس کی بیوی کی مزمت کی گئی۔ تو ابو لہب نے اپنے بیٹے عتیبہ سے کہا کہا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کو طلاق دے دو۔ تو عتیبہ نے طلاق دے دی۔

**مدینہ طیّبہ کی طرف ہجرت**

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے مدینہ طیّبہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان کے کچھ افراد مکہ میں رہ گئے تھی۔ جن میں ام المومنین حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور آپ کی بیٹی حضرت ام کلثوم اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا شامل تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو رافع اور حضرت زید بن حارثہ کو روانہ کیا۔ اور خرچ کے لیے ۵۰۰ درہم حضرت ابو بکر صدیق نے پیش کیے۔ چناچہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ مکرمہ پہنچے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں یعنی ام المؤمنین حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو لے کر مدینہ طیّبہ جا پہنچے۔ [xxvi]

**سیدہ ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی**

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"ماانا ازوجّ بناتی ولکن اللہ تعالی یزوجھن" ۔

ترجمہ: میں اپنی بیٹیوں کو اپنی مرضی سی کسی کی تزویج میں نہیں دیتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے نکاحوں کے فیصلے ہوتے ہیں۔ [xxvii]

جب حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال ہوا۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سخت صدمہ پہنچا۔ وہ ہر وقت غم میں ڈوبے رہتے تھے۔ چناچہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں غمگیں دیکھا تو فرمایا۔ مالی اراک مھموما؟ عثمان تمیں کیوں غمزدہ دیکھ رہا ہوں؟

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض کرتے ہیں۔ آقا مصیبت کا جو پہاڑ مجھ پر گرا ہے کسی اور پر نہیں گرا۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی جو میرے نکاح میں تھی۔ انتقال کر فرما گئیں۔ جس سے میری کمر ٹوٹ گئی۔ اور وہ رشتہ مصاحبت بھی ختم ہو گیا جو میرے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تسلی دی اور فرمایا کہ

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X

یہ جبرائیل میرے پاس آئے ہیں اور مجھے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آپ کے نکاح میں دوں اور جو مہر رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لیے مقرر ہوا تھا اُسی کے موافق ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مہر ہو۔[xxviii]

چناچہ حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ربیع الاوّل ۲ ہجری میں ہوا۔اور جمادی الاخریٰ میں رخصتی ہوئی۔[xxix]

### حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک منفرد اعزاز

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو لخت جگر آئیں۔جس کی وجہ سے ان کو ذوالنورین کہا جاتا ہے۔اسی طرح انہیں دو ہجرتیں کرنے کا اعزاز حاصل ہوا۔ایک حبشہ ایک مدینہ کی طرف تو ذوالہجرتین کا لقب حاصل ہوا۔ابن عساکر میں ہے ہے۔حضرت آدم علیہ وسلم سے لیکر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک کوئی انسان ایسا نہیں گزرا جس کے نکاح میں کسی نبی کی دو بیٹیاں آئی ہوں سوائے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے۔روایات کے مطابق حضرت سیدہ ام کلثومؓ سے حضرت عثمانؓ کی کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

### سیدنا عثمانؓ بے مثال شوہر

ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئے اور فرمایا بیٹی عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہاں ہیں۔حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا کہ کسی کام سے گئے ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تم نے اپنے شوہر کو کیسا پایا؟ حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا۔ابا جان وہ بہت اچھے اور بلند مرتبہ شوہر ثابت ہوئے ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔بیٹی کیوں نہ ہوں۔وہ دنیا میں تمہارے دادا حضرت ابراہیم علیہ اسلام اور تمہارے باپ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت مشابہ ہیں۔ایک حدیث میں یہ الفاظ بھی ملتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے صحابہ میں سب سے زیادہ میرے اخلاق اور عادات سے مشابہ ہیں۔[xxx]

### حضرت ام کلثومؓ کا انتقال

حضور اقدس کی یہ تیسری بیٹی حضرت سیدہ ام کلثوم ؓ کی شعبان ۹ ہجری کو انتقال فرما گئیں۔حضرت سیدہ ام کلثومؓ چھ سال تک حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں رہیں۔[xxxi]

سیدہ ام کلثومؓ کے انتقال پر حضرت عثمانؓ ایک دفعہ پھر غموں کے سمندر کے میں ڈوب گئے۔ان حالات میں بنی کریم

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X

صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمانؓ کو تسلی دیتے ہوئے ارشاد فرمایا لو کن عشر الزوجتھن عثمان،،یعنی میرے پاس دس بیٹیاں بھی ہوتی تو میں یکے بعد دیگری عثمان کے نکاح میں دے دیتا۔ xxxii

بعض روایات میں اس سے زیادہ تعداد بھی منقول ہے۔

### حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا غسل اور نماز جنازہ

حضرت سیدہ ام کلثومؓ کے انتقال کے بعد اُن کے غُسل وکفن کے انتظامات حضور اقدس نے خود فرمائے۔سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو غسل حضرت اسمابنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا،سیدہ صفیہ بنت عبدالمطلب،لیلیٰ بُنت قانف رضی اللہ تعالیٰ عنہا،اورام عطیہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہانے دیا۔ xxxiii

جب حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا غسل اور کفن ہو چکا تو ان کے جنازہ کے لیے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی تھے۔حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھائی اوران کے لیے دعائے مغفرت فرمائی۔ xxxiv

### حضرت سیدہ ام کلثومؓ کی تدفین

نماز جنازہ کے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دفن کرنے کے لیے جنت البقیع میں لایا گیا۔اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود تشریف لائے۔حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبر میں اترے،اور بعض روایات میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ،اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ان کے ساتھ قبر میں اترے اور دفن میں معاونت کی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دفن کے موقع پر قبر کے پاس تشریف فرما تھے۔میں نے دیکھا کہ ۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے فرط غم کی وجہ سی آنسو جاری تھے۔

### حضرت سیدہ فاطمۃالزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے چھوٹی صاحبزادی ہیں۔ان کی والدہ کا نام بھی حضرت سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے۔حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہابعثت نبوی کے بعد جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک اکتالیس سال تھی مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئیں۔بعض سیرت نگاروں کے نزدیک حضرت فاطمہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہا کی ولادت جس زمانہ میں قریش کعبہ کی تعمیر کر رہے تھے اس وقت ہوئی۔اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک پینتیس سال تھی۔رجوع کر سکتے ہیں۔[xxxv]

سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحزادیوں میں سب سے چھوٹی صاحبزادی ہیں۔ان کا اسم گرامی فاطمہ ہے اور ان کے القاب میں زہرا، بتول، زاکیہ، راضیہ، طاہرہ، بضعۃالرسول خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ان کی پرورش اور تربیت سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی۔

**شمائل اور خصائل**

حدیث شریف کی کی کتابوں میں حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق ان کی سیرت اور طرز طریق کو محدثین اس طرح ذکر کرتے ہیں کہ

فاقبلت فاطمہ تمشی ماتخطئی مشیۃالرسول صلی اللہ علیہ وسلم شیاً۔[xxxvi]

یعنی جس وقت حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا چلتی تھیں تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی چال ڈھال اپنے والد جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بلکل مشابہ ہوتی تھی۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں قیام و قعود، نشست و برخاست، عادات واطوار میں حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے زیادہ مشابہ کسی کو نہیں دیکھا۔

**شعب ابی طالب میں محصوری**

اسلام کا راستہ روکنے کے لیے کفار مکہ نیحضور صلی اللہ ولیہ وسلم کے خاندان، صحابہ کرام، ازواج رضیاور بنات رضی کو تین سال تک شعب ابی طالب میں محصور کر دیا۔سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ صبر آزما لمحات اپنے اعزہ واقارب اور عظیم والدین کے ہمراہ صبر واستقامت کے ساتھ برداشت کی۔

جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت فرما کے مدینہ تشریف لے گئے۔اس وقت حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مکہ میں تھیں۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں لانے کے لیے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو متعین فرمایا اور دو اونٹ دیے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پانچ درہم زادراہ کے لیے دیے۔یہ دونوں بنات طیبات ان کے ہمراہ مدینہ تشریف لائیں۔[xxxvii]

**نکاح**

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X

ماہ رجب ۲ ہجری میں حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا نکاح کے وقت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر اکیس یا چوبیس برس اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر پندرہ یا اٹھارہ برس تھی۔[xxxviii]

اس نکاح کے گواہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔[xxxix]

**سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مکان کی تیاری**

نبی کریم صلی اللہ علی وسلم نے اپنی لخت جگر کی رخصتی کے لیے تمام تیاری سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سپرد فرمائی۔سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔اس موقع پر حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی اس کام میں ان کی معاون تھیں۔کہ ہم نے وادی بطحا سے اچھی قسم کی مٹی منگوائی۔جس سے اس مکان کو لیپا پونچا اور صاف کیا۔پھر ہم نے اپنے ہاتھوں سے کھجور کی چھال درست کر کے دو گدے تیار کیے۔اوع خرما اور منقی سے خوراک تیار کی اور پینے کے لیے شیریں پانی مہیا کیا۔پھر اس مکان کے ایک کونے میں لکڑی گاڑ دی تاکہ اس پر کپڑے اور مشکیزہ لٹکایا جا سکی۔سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ فمارأینا عرسا احسن من عرس فاطمہ یعنی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی سے بہتر ہم نے کوئی شادی نہیں دیکھی۔[xl]

**جہیز**

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لخت جگر کو جو جہیز دیا مختلف روائتوں کے مطابق اس کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ایک بستر مصری کپڑے کا جس میں اون بھری ہوئی تھی۔۲۔ایک چمڑے کا تکیہ جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔۳۔ایک مشکیزہ۔۴۔دو مٹی کے گھڑی۔۵۔ایک چکی۔۶۔ایک پیالہ۔۷۔دو چادریں۔۸۔ایک جائے نماز۔[xli]

**حضرت فاطمہؓ کی فضیلت**

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

"الفاطمة سیدةنساء اهل الجنة"[xlii]

ترجمہ: فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جنت کی عورتوں کی سردار ہے۔

صحیح بخاری میں روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خواتین امت کی سردار ہے۔فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔جس نے اسے تنگ کیا اس نے مجھے تنگ کیا اور جس نے مجھے تنگ کیا اس نے اللہ تعالیٰ کو تنگ کیا۔جس نے اللہ تعالیٰ کہ تنگ کیا قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا مواخذہ کرے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہاری تقلید

کے لیے تمام دنیا کی عورتوں میں مریم علیہ اسلام، خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت آسیہ کافی ہیں۔[xliii]

### اولاد سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سید فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اللہ تعالیٰ نے پانچ اولادیں عطا فرمائیں۔ تین لڑکے اور دو لڑکیاں جن کے نام یہ ہیں ۔حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ حضرت محسن رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ حضرت محسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ صغر سنی میں فوت ہو گئے تھے۔ حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نکاح حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ۱۷ ہجری میں ہوا۔اور دوسری بیٹی حضرت زینب بنت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نکاح حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا۔[xliv]

### سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عبادت و شب بیداری

سیدنا حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں اپنی والدہ (گھر کے کام دھندوں سے فرصت پانے کے بعد) صبح سے شام تک محراب عبادت میں اللہ کے آگے گریہ وزاری کرتی، خشوع و خضوع کے ساتھ اس کی حمد و ثنا کرتے، دعائیں مانگتے دیکھا کرتا، یہ دعائیں وہ اپنے لیے نہیں بلکہ تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کے لیے مانگتی تھی۔

### ایثار و سخاوت

ایک دفع کسی نے حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا چالیس اونٹوں کی زکوۃ کیا ہو گی؟ سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ تمہارے لیے صرف ایک اونٹ اور اگر میرے پاس چالیس اونٹ ہوں تو میں سارے کے سارے ہی راہ خدا میں دے دوں۔

### انتقال نبوی پر سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا اظہار غم

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر مرض کی شدت نے اضافہ کیا تو حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پریشانی عالم میں فرمانے لگیں۔ ذاکرب اباہ۔افسوس ہمارے والد کی تکلیف۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ۔ آج کے بعد تیرے والد کو کوئی تکلیف نہیں۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارتحال ہو گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم دار فانی سے دار بقا کی طرف انتقال فرما گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت پر نہایت درد و سوز کے عالم میں فرمایا تھا۔

مجھ پر مصیبتوں کے اس قدر پہاڑ ٹوٹ پڑے ہیں کہ اگر یہی مصیبتوں کے پہاڑ دنوں پر ٹوٹے تو دن رات بن جاتے۔

## سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نہایت مغموم رہتی تھی اور یہ ایام انہوں نے صبر اور سکون کیساتھ پورے کیے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر اٹھائیس یا انیتس برس تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیمار ہو گیں۔ ان بیماری کے ایام میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تیمارداری اور خدمات حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی حضرت اسمابنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سر انجام دیتی تھی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے چھ ماہ بعد حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیمار ہوئیں اور چند روز بیمار رہیں۔ پھر تین رمضان گیارہ ہجری منگل کی شب اٹھائیس یا انیتس برس کی عمر مبارک میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال ہوا۔[xlv]

## سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا غسل اور اسمابنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمات

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وفات سے پہلے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی حضرت اسمابنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو وصیت کی تھی کہ آپ مجھے بعد از وفات غسل دیں۔ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے ساتھ معاون ہوں۔ چنانچہ حضرت اسمابنت عمیس نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے غسل کا انتظام کیا۔ اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی حضرت سلمٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا شریک تھیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سارے انتظام کی نگرانی فرمانے والے تھے۔[xlvi]

## سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نماز جنازہ

جب حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نماز جنازہ پڑھنے کا مرحلہ پیش آیا تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم جو اس موقعہ پر موجود تھے تشریف لائے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے تشریف لا کر جنازہ پڑھائیں۔ جواب میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی موجودگی میں جنازہ پڑھانے کے لیے پیش قدمی نہیں کر سکتا۔ نماز جنازہ پڑھانا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کا حق ہے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائیں اور جنازہ پڑھائیں۔ اس کے بعد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے تشریف لائے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا جنازہ پڑھایا۔[xlvii]

نماز جنازہ کے بعد حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو رات کو ہی جنت البقیع میں دفن کیا گیا، اور دفن کے لیے

HEC PAKISTAN Y Category
ONLINE - ISSN- 3006-9785
PRINT - ISSN- 3007-245X

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبر میں اتری۔

## نتائج تحقیق

### اولادِ رسول کی تعداد

مؤرخین اور محدثین کی تحقیق کے مطابق، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی چار بیٹیاں تھیں۔ بیٹوں کی تعداد میں اختلاف پایا جاتا ہے کیونکہ یہ سب بچپن میں ہی وفات پا گئے تھے۔ بیشتر روایات کے مطابق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تین بیٹے تھے حضرت قاسم، حضرت عبداللہ، اور حضرت ابراہیم۔ بعض روایات میں حضرت طیب اور حضرت طاہر کا بھی ذکر کیا گیا ہے، لیکن اکثر تحقیقات میں تین بیٹے ہی ذکر کیے گئے ہیں۔ ان سب کی والدہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہ تھیں، سوائے حضرت ابراہیم کے جن کی والدہ حضرت ماریہ قبطیہ تھیں۔

### حضرت قاسم رضی اللہ عنہ

حضرت قاسم، جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے بیٹے تھے، بعثت سے پہلے ہی انتقال کر گئے۔ ان کی عمر دو سال تھی اور ان کی وفات کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو "ابو القاسم" کے لقب سے پکارا جانے لگا۔

### حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ

حضرت عبداللہ، حضرت قاسم کے بعد دوسرا بیٹا تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے آغاز کے بعد پیدا ہوئے اور ایک سال چھ ماہ اور آٹھ دن کی عمر میں طائف میں وفات پا گئے۔

### حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ

حضرت ابراہیم حضرت ماریہ قبطیہ کی اولاد تھے اور آٹھ ہجری میں پیدا ہوئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی ولادت پر خوشی کا اظہار کیا اور انہیں اپنے جد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نام پر نامزد کیا۔ حضرت ابراہیم سولہ ماہ کی عمر میں انتقال کر گئے۔

### حضرت زینب رضی اللہ عنہا

حضرت زینب، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے بڑی بیٹی تھیں، اور آپ کا نکاح حضرت ابو العاص بن ربیع سے ہوا تھا۔ آپ نے اسلام کی دعوت کو قبول کیا اور ہجرت کے دوران آپ کے ساتھ کئی مشکلات پیش آئیں۔ حضرت زینب کی زندگی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور رہنمائی واضح طور پر دکھائی دیتی ہے، اور آپ کی وفات پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم غمگیں

ہوئے۔

**حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا**

حضرت رقیہ، حضرت زینب سے چھوٹی تھیں اور آپ کا نکاح پہلے حضرت عتبہ بن ابو لہب سے ہوا تھا، مگر بعد میں اسلام کے آغاز پر اس نکاح کو ختم کر دیا گیا۔ حضرت رقیہ بھی اسلام کے راستے میں مشکلات کا سامنا کرتی رہیں اور آپ کا انتقال بھی جوانی میں ہوا۔

**حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا**

حضرت ام کلثوم، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تیسری بیٹی تھیں۔ ان کا نکاح بھی ایک قریبی رشتہ دار سے ہوا تھا، اور آپ کی وفات پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم غمزدہ ہوئے۔

**حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا**

حضرت فاطمہ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے چھوٹی بیٹی تھیں اور آپ کی خصوصیات میں سب سے زیادہ اپنے والد کی مشابہت رکھی۔ حضرت فاطمہ کی زندگی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ ہمیشہ موجود رہا، اور ان کی وفات کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم انتہائی غمگین ہوئے۔

حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں بیٹیوں کا کردار نہایت اہمیت کا حامل ہے، اور ان کی زندگیوں میں اسلام کی ترویج اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت اور وفاداری کی مثالیں ملتی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں ہر بیٹی نے اپنی زندگی میں مختلف مراحل پر قربانیاں دیں اور دین کی خدمت کی۔ ان کی زندگیوں سے ہمیں کئی اہم اسباق ملتے ہیں جو آج بھی ہمارے لیے مشعل راہ ہیں۔

**سفارشات:**

اولادِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق تحقیق کے مواد کو گہرائی سے جانچنے کی ضرورت ہے تاکہ اس موضوع پر پھیلتی ہوئی مختلف آراء اور تشریحات کو بہتر طور پر سمجھا جا سکے۔ حضرت زینب، حضرت رقیہ، حضرت فاطمہ، اور دیگر صاحبزادگان کے اخلاقی، دینی، اور سماجی کردار کو زیادہ اجاگر کیا جائے۔ اس موضوع پر تعلیمی اداروں میں تفصیل سے درس و تدریس کی جائے تاکہ نئی نسل اس سے فائدہ اٹھا سکے۔ اولادِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور ان کی قربانیوں پر دستاویزی مواد تیار کیا جائے اور ان کی تعلیمات کو جدید ذرائع ابلاغ پر نشر کیا جائے۔ صرف مستند اور صحیح تاریخی حوالوں کا استعمال کیا جائے تاکہ گمراہ کن معلومات سے

بچا جا سکے۔

عوامی سطح پر اولادِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت اور عقیدت کو فروغ دیا جائے تاکہ لوگ ان کے کردار سے جڑیں۔
بین المذاہب مکالمے میں ان کے کردار کا تذکرہ کی[xlviii] اجائے تاکہ دنیا بھر میں ان کی شان اور عظم کو پہچانا جا سکے۔

## حوالہ جات

---

i محمد زرقانی بن عبد الباقی، **شرح المواھب**، الفصل الثالث فی ذکر ازواجہ الطاھرات و سراریہ، (بیروت: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ)، ج 3 ص 24

ii نفس مصدر ، ج 3 ص 24۔

iii ابو الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير القرشي، **البدایہ والنہایہ** ، (دار إحياء التراث العربي) ، ج ۳، ص ۱۱۳۔

iv محب الدين أحمد بن عبد الله الطبري، **ذخائر العقبى في مناقب ذوى القربى**، (دار الكتب المصرية، ونسخة الخزانة التيمورية)، ج 1، ص 157۔

v ابن کثیر، **البدایہ والنھایہ**، ج ۳ ص ۲۱۳۔

vi احمد بن الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني، أبو بكر البيهقي، **دلائل النبوة ومعرفة أحوال صاحب الشريعة** ، (بیروت - دار الکتب العلمیة)، ج ۲ ، ص ۳۲۴۔

vii ابن کثیر، **البدایہ والنھایہ**، ج 3، ص 330۔

viii نفس مصدر، ج 3، ص 400۔

ix محمد بن سعد، ابن سعد، **الطبقات الکبری**، باب ماذکر بنات رسول اللہ، (بیروت - دار الکتب العلمیہ)، ج ۴ ص ۴۱۔

x ابو عبد الرحمن أحمد بن شعيب بن علي الخراساني، النسائي، **سنن نسائی**، حلب - (مكتب المطبوعات الإسلامية)، ج 2، ص 45، الحدیث 711۔

xi عز الدین علی بن محمد اثیر الجزری، ابنِ اثیر، **اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ**، (دار الکتب العلمیۃ)۔ 1415ھ ج ۵ ص ۴۰۰۔

xii محمد بن اسماعیل بخاری، **الجامع الصحیح**، ج 2، ص 83۔

xiii نفس مصدر، کتاب الجنائز، باب غسل المیت ووضوئہ بالماء والسدر، ج 2، ص 73، الحدیث 1253۔

xiv احمد بن یحیٰ بن جابر بلاذری، **انساب الاشراف**، (بیروت - دار الفکر)، ج ا ص ۴۰۰

xv نور الدین، الہیثمی، **مجمع الزوائد ومنبع الفوائد**، (مکتبہ القدسی، القاہرہ 1414ھ)، ج ۳ ص ۴۷۔

xvi محمد بن سعد، **الطبقات الکبریٰ**، (دار الکتب العلمیۃ)، ج ۸ ص ۲۴۔

xvii نفس مصدر، ج ۸ ص ۲۴۔

xviii علاء الدين علي بن حسام الدين الهندي، **كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال**، (مؤسسة الرسالة)، ج ۶ ص ۳۷۵۔

xix ابن کثیر، **البدایہ والنھایہ**، ج 3، ص 66۔

xx نفس مصدر

xxi ابن حجر عسقلانی، **الاصابۃ فی تمیز الصحابہ**، ج 4 ص 298۔

xxii ابنِ اثیر، **اسد الغابہ**، ج 5 ص 456۔

xxiii بخاری، **الجامع الصحیح**، کتاب المناقب، باب مناقب عثمان بن عفان أبي عمرو القرشي، ج 5، ص 15، الحدیث 3698۔

xxiv ابن سعد،**الطبقات الکبریٰ**،ج 8 ، ص25۔

xxv ابنِ اثیر،**اسد الغابہ**،ج5،ص216۔

xxvi ابن سعد،**الطبقات الکبریٰ**،ج8،ص811۔

xxvii نیشاپوری،ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ،**المستدرک علی الصحیحین**،(دارالکتب العلمیہ۔بیروت۔1411ھ)،ج۔4،ص۔94۔

xxviii ابنِ اثیر،**اسد الغابہ**،ج5،ص316۔

xxix نفس مصدر

xxx علي بن إبراهيم بن أحمد الحلبي، **السيرة الحلبية=إنسان العيون في سيرة الأمين المأمون**، (بيروت —دار الكتب العلمية)،ج4،ص44۔

xxxi ابن سعد،**الطبقات الکبریٰ**،ج8،ص52۔

xxxii نفس مصدر، ج8،ص52۔

xxxiii نفس مصدر،ج8،ص62۔

xxxiv نفس مصدر،ج8،ص62۔

xxxv ابن سعد،**الطبقات الکبریٰ**،ج8،ص11۔

xxxvi مسلم بن حجاج القشيری ، **الجامع الصحیح** ، کتاب فضائل الصحابة ،باب فضائل فاطمة بنت النبي عليها الصلاة والسلام،ج4،ص 1904، الحديث2450

xxxvii ابن کثیر،**البدایہ والنھایہ**،ج3،ص202۔

xxxviii ابو عبد الله محمد بن أحمد بن أبي بكر بن فرح الأنصاري الخزرجي شمس الدين القرطبي، **الجامع لأحكام القرآن**،(القاهرة - دار الكتب المصرية)،ج41،ص142۔

xxxix محب الدین أحمد بن عبداللہ الطبري، **ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی**،ص30۔

xl ابوعبداللہ محمد بن یزید ماجہ،ابن ماجہ،**سنن ابن ماجہ**،کتاب النکاح،باب الولیمہ،(داراحیاء الکتب العربیۃ)،ج1ص616،الحدیث1911۔

xli احمد بن حنبل،الامام،**المسند**،دارالاحیاء التراث العربی۔بیروت۔1415ھ،ج1ص104۔

xlii بخاری،**الجامع الصحیح**،کتاب المناقب،باب مناقب فاطمة علیھا السلام،ج5،ص29۔

xliii محمد بن عيسى بن سَوْرة بن موسى بن الضحاك،الترمذي،أبو عيسى، **سنن الترمذي**،باب فضل خدیجہ،ج5،ص703، الحدیث3878۔

xliv مصعب بن عبد الله بن مصعب بن ثابت بن عبد الله بن الزبير،أبو عبد الله الزبيري،**نسب قريش**، (القاهرة دار المعارف)،ص ٥٢

xlv ابن کثیر،**البدایہ والنھایہ**،ج6،ص433۔

xlvi نفس مصدر، ج6،ص433۔

xlvii ابن سعد،**الطبقات الکبریٰ**،ج8،ص91۔

## References:


- Zarkani, M. (1417 AH). *Sharh al-Mawahib* (Vol. 3, p. 24). Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiya.
- Zarkani, M. (1417 AH). *Sharh al-Mawahib* (Vol. 3, p. 24).

- Ibn Kathir, A. *Al-Bidayah wa al-Nihayah* (Vol. 3, p. 113). Dar Ihya' al-Turath al-Arabi.
- Tabrizi, M. *Zakhair al-'Uqba fi Manaqib Dhawi al-Qurba* (Vol. 1, p. 157). Dar al-Kutub al-Misriyah & Khazanat al-Taymuriya.
- Ibn Kathir, A. *Al-Bidayah wa al-Nihayah* (Vol. 3, p. 213).
- Khusrawjardi, A. B., & Bayhaqi, A. *Dalail al-Nubuwwah wa Ma'rifat Ahwal Sahibi al-Shari'a* (Vol. 2, p. 324). Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiya.
- Ibn Kathir, A. *Al-Bidayah wa al-Nihayah* (Vol. 3, p. 330).
- Ibn Kathir, A. *Al-Bidayah wa al-Nihayah* (Vol. 3, p. 400).
- Sa'd, M. *Al-Tabqat al-Kubra* (Vol. 4, p. 41). Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiya.
- al-Nasa'i, A. B. *Sunan al-Nasa'i* (2nd ed., Vol. 2, p. 45, Hadith 711). Aleppo: Maktabah al-Matbuat al-Islamiyya.
- Atheer, A. *Asad al-Ghabah fi Ma'rifat al-Sahabah* (Vol. 5, p. 400). Dar al-Kutub al-Ilmiya.
- Bukhari, M. *Al-Jami' al-Sahih* (Vol. 2, p. 83).
- Bukhari, M. *Al-Jami' al-Sahih* (Book of Funerals, p. 73, Hadith 1253).
- Baladhuri, A. B. *Ansab al-Ashraf* (Vol. 1, p. 400). Beirut: Dar al-Fikr.
- Haythami, N. (1414 AH). *Majma' al-Zawa'id wa Manba' al-Fawa'id* (Vol. 3, p. 47). Cairo: Maktabah al-Qudsi.
- Sa'd, M. *Al-Tabqat al-Kubra* (Vol. 8, p. 24).
- Sa'd, M. *Al-Tabqat al-Kubra* (Vol. 8, p. 24).
- Ali, A. *Kanaz al-'Amal fi Sunan al-Aqwal wa al-Af'al* (Vol. 6, p. 375). Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiya.
- Ibn Kathir, A. *Al-Bidayah wa al-Nihayah* (Vol. 3, p. 66).
- Ibn Hajar al-Asqalani, I. *Al-Isabah fi Tamyiz al-Sahabah* (Vol. 4, p. 298).
- Atheer, A. *Asad al-Ghabah* (Vol. 5, p. 456).
- Bukhari, M. *Al-Jami' al-Sahih* (Book of Virtues, p. 15, Hadith 3698).
- Sa'd, M. *Al-Tabqat al-Kubra* (Vol. 8, p. 25).
- Atheer, A. *Asad al-Ghabah* (Vol. 5, p. 216).
- Sa'd, M. *Al-Tabqat al-Kubra* (Vol. 8, p. 811).
- Nishapuri, A. B. (1411 AH). *Al-Mustadrak ala al-Sahihain* (Vol. 4, p. 94). Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiya.
- Atheer, A. *Asad al-Ghabah* (Vol. 5, p. 316).
- Ali, A. I. *Al-Sirah al-Halabiyah = Insan al-'Uyun fi Sirah al-Amin al-Ma'mun* (Vol. 4, p. 44). Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiya.
- Sa'd, M. *Al-Tabqat al-Kubra* (Vol. 8, p. 52).
- Sa'd, M. *Al-Tabqat al-Kubra* (Vol. 8, p. 62).
- Sa'd, M. *Al-Tabqat al-Kubra* (Vol. 8, p. 62).
- Sa'd, M. *Al-Tabqat al-Kubra* (Vol. 8, p. 11).
- Muslim, M. B. *Al-Jami' al-Sahih* (Book of the Virtues of the Companions, p. 1904, Hadith 2450).
- Ibn Kathir, A. *Al-Bidayah wa al-Nihayah* (Vol. 3, p. 202).

- Qurthubi, S. D. *Al-Jami' li Ahkam al-Quran* (Vol. 41, p. 142). Cairo: Dar al-Kutub al-Misriyah.
- Tabrizi, M. *Zakhair al-'Uqba fi Manaqib Dhawi al-Qurba* (p. 30).
- Ibn Majah, M. B. *Sunan Ibn Majah* (Book of Marriage, p. 616, Hadith 1911). Dar Ihya' al-Kutub al-'Arabiyyah.
- Ahmad bin Hanbal, A. *Al-Musnad* (Vol. 1, p. 104). Beirut: Dar al-Ihya' al-Turath al-'Arabi.
- Bukhari, M. *Al-Jami' al-Sahih* (Book of Virtues, p. 29).
- Tirmidhi, M. B. *Sunan al-Tirmidhi* (Virtue of Khadijah, p. 703, Hadith 3878).
- Zubairi, A. B. *Nasab Quraysh* (p. 52). Cairo: Dar al-Ma'arif.
- Ibn Kathir, A. *Al-Bidayah wa al-Nihayah* (Vol. 6, p. 433).
- Ibn Kathir, A. *Al-Bidayah wa al-Nihayah* (Vol. 6, p. 433).
- Sa'd, M. *Al-Tabqat al-Kubra* (Vol. 8, p. 91).